السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ننگے سر مرد کی نماز ہوجاتی ہے یا نہیں ۔ میں نے مسعود بی ایس سی کا ایک پمفلٹ پڑھا، اس میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ نے نے کبھی ننگے سر نماز نہیں پڑھی اور جابر والی روایت ثابت ہی نہیں ۔ برائے مہربانی قرآن اور حدیث کے مکمل دلائل سے وضاحت کریں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں ستر ڈھاپنا واجب ہے اور کندھوں پر بھی کسی چیز کا ہونا ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ کپڑے شریعت میں ضروری طور پر ثابت نہیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھی ہے جیسا کہ سیدنا جابر سے مروی ہے ۔ ایک دن ایک کپڑے کو جسم پر لپیٹے نماز پڑھ رہے تھے جبکہ دوسرا کپڑا قریب رکھا ہوا تھا ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے کہا، آپ ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں جبکہ دوسرا کپڑا آپ کے پاس موجود ہے ۔ انہوں نے کہا ہاں میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں ۔ (رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ھکذا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے ۔ (بخاری شریف، کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ بغیر رداء)

بخاری شریف میں ہی ایک دوسری روایت میں ایک کپڑے میں نماز کی کیفیت بیان کی گئی ہے (قد عقدہ من قبل قفاہ) کپڑے کو اپنی گدی پر باندھا ہوا تھا ۔ (یعنی سر پر کچھ نہ تھا)

دوسری دلیل؛ عمر ابن سلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ بیت ام سلمۃ واضعا طریفہ علی عاتقیہ) اور مسلم شریف کی روایت میں متوشعا کے الفاظ ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر باندھے ہوئے تھے ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر وہ کپڑا نہ تھا ۔

ہاں! عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

((لا تقبل صلوۃ حائض إلا بخمار)) (ابوداؤد، ترمذی، صححہ البانی)

''بالغ عورت کی نماز ڈوپٹہ (اوڑھنی) کے بغیر نہیں ہوتی"

یہ حدیث بھی اس کا بین ثبوت ہے کہ مرد کی ننگے سر نماز ہوجاتی ہے اس کیلئے ایسا کپڑا ضروری نہیں ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ دیتے مرد اور عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی ۔

اب دلائل سے کوئی یہ مت سمجھے کہ ایک کپڑے میں نماز اسوقت درست تھی جب مسلمانوں کے پاس کپڑے کم تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو سر ڈھاپنا واجب ہوگا ۔ اس بات کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے ہم امیر المومنین ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً ہم سے بڑھ کر شریعت کو سمجھنے والے تھے ایسے ہی حالات میں کسی شخص نے ان سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک سے زیادہ کپڑوں کو شمار کرلیا مگر ان میں سر ڈھانپنے والے کپڑے کا نام ہی نہیں (بخاری باب الصلوۃ فی القمیص والسراویل)

امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ کو تو فراخی وسعت کے وقت بھی یہی سمجھ آئی کہ سر ڈھاپنا واجب نہیں ۔ اب ان احادیث صحیحہ مرفوعہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے فہم کو ترک کرکے اپنی عقل کو سامنے رکھنا ہرگز انصاف نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02

محدث فتویٰ